مطہر شاہ مہمند

اُردو اصولِ تحقیق کی روایت: کتب اور جائزے

The eighteenth century can rightly be proud of having a beginning of research in Urdu language and literature. But the mid-20th century the researchers and the linguists profoundly heeded on devising certain principles on research and research methodology. So far hundreds of articles and books have been brought about in this regard. The books on research methodology have known to be more instrumental and valuable than the articles. The present research article circumscribes a thorough, comprehensive but concise perusal of the same books. The article aims at offering a brief introduction of almost all the available books written on research and research methodology in Urdu language. The analysis covers the books from the beginning to 2006.

اُردو اصولِ تحقیق کی روایت کا باقاعدہ آغاز مضامین سے ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حافظ محمود شیرانی کے ایک مضمون ’’شہادتِ کلام‘‘ کو اس روایت کا نقطۂ آغاز تسلیم کیا جاسکتا ہے، جس کی اشاعت اپریل ۱۹۲۲ء میں ہوئی۔ [۱] حافظ محمود شیرانی کا یہ مضمون دراصل اُن کے ایک طویل مقالے ’’یوسف و زلیخائے فردوسی‘‘ کا ذیلی حصہ ہے۔ یہ تحریر مختصر ہے لیکن اس میں پہلی مرتبہ تحقیق کے اُصولوں سے بحث ملتی ہے۔ محض ڈیڑھ صفحے پر مشتمل یہ نگارش تحقیق میں داخلی شہادت کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ ادیب کی انفرادیت پر بھی زور دیتا ہے۔

حافظ محمود شیرانی کی اس مختصر تحریر کے ساتھ اگرچہ اُردو اصولِ تحقیق کی ہلکی سی داغ بیل پڑ جاتی ہے، لیکن اس کے بعد کچھ اوپر تین دہائیوں تک ہمیں اس سلسلے میں کوئی اور تحریر دستیاب نہیں ہوتی۔ اس کی بنیادی وجہ ہندوستان میں آزادی کی تحریکوں اور اس دوران ہندوستان بھر میں برپا رہنے والے انتشار کو قرار دیا جاسکتا ہے جو آزادی ملک کے بعد جا کے ختم ہوا۔

تقسیمِ ہند کے بعد جب حالات سازگار ہوئے اور جامعات کے اندر اعلیٰ تعلیم کو فروغ ملنے لگا تو اُردو تحقیق کی اِس اہم ضرورت کو بھی شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا۔ چنانچہ تحقیق اور اصولِ تحقیق کے حوالے سے مضامین کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوا، جو ابھی تک جاری ہے۔ تاہم اُردو فنِ تحقیق میں صحیح معنوں میں اعلیٰ روایات اُس وقت قائم ہوئیں جب اس سلسلے میں باقاعدہ کتابوں کا آغاز ہوا۔ زیرِ نظر مقالے میں انہی کتب کا ایک اجمالی، لیکن ارتقائی جائزہ پیش کرنا مقصود ہے، جس میں ادبی اصولِ تحقیق سے متعلق کتب، جائزوں اور دیگر اجتماعی نوعیت کی کوششوں کو اہمیت دی گئی ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، اُردو اصولِ تحقیق کی روایت کا باقاعدہ آغاز مضامین سے ہوتا ہے۔ مضامین کے ابتدائی نمونوں کے بعد اُردو فنِ تحقیق کا پہلا سنگ میل اس وقت قائم ہوتا ہے جب ۱۹۶۶ء میں انجمن اساتذہ اُردو جامعات ہند کے زیر اہتمام دہلی میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس اُردو کے تعلیمی مسائل سے متعلق تھی، لیکن اس کے تیسرے اجلاس میں اُردو تحقیق کے مسائل کو بھی اہمیت دی گئی۔ چنانچہ ہندوستان بھر کے نامی گرامی علمائے تحقیق نے اُردو تحقیق کے مسائل پر آٹھ مقالات پیش کر کے اس روایت کو پہلی مرتبہ استحکام بخشا۔ یہ مضامین، جو اِس سلسلے کی پہلی اجتماعی کوشش کہے جاسکتے ہیں، بعد میں ’’مقالاتِ

انجمن اساتذہ اُردو جامعاتِ ہند'' کے نام سے شائع ہوئے۔

دہلی کانفرنس کے یہ مقالات زیادہ تر تحقیق کے مسائل سے متعلق تھے، لیکن اس زمانے میں ایک اور اجتماعی کوشش ایسی ہے جس میں تحقیق کے مسائل کی بجائے تحقیق کے اصولوں کو زیادہ اہمیت دی گئی۔ یہ رسالہ آج کل کا ''اُردو تحقیق نمبر'' تھا، جو دہلی سے اگست ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا۔ اس تحقیق نمبر میں شامل بیشتر مضامین ایسے ہیں جو تحقیقی اصولوں، تدوینِ متن، تحقیق کے معیار، تحقیق کی رفتار اور اسی نوعیت کے بعض دیگر نکات کو موضوع بناتے ہیں۔ ان مضامین سے پہلی مرتبہ تحقیق کے مسائل کے ساتھ اصول یا فنِ تحقیق کی اہمیت اجاگر ہوئی۔

دہلی کانفرنس کا دائرہ نسبتاً محدود تھا۔ اُردو تحقیق نمبر کی اشاعت نے وسیع پیمانے پر محققین کی توجہ اصولِ تحقیق کی جانب مبذول کرائی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد نہ صرف مضامین کی اشاعت کا سلسلہ زور پکڑتا ہے، بلکہ باقاعدہ تصانیف کی اشاعت بھی شروع ہو جاتی ہے اور بہت تھوڑے عرصے میں کافی تعداد میں کتب دستیاب ہو جاتی ہیں۔

اُردو اصولِ تحقیق کے ابتدائی دَور میں تحقیق کے مسائل اور تدوینِ متن بنیادی موضوعات نظر آتے ہیں۔ خاص طور پر تدوینِ متن اور اُس کے مسائل نے اس دَور کے محققین کو زیادہ متاثر رکھا۔ چنانچہ اُردو فنِ تحقیق کی پہلی باقاعدہ کتاب بھی تدوینِ متن اور اس کے مسائل سے ہی متعلق ہے۔ ڈاکٹر خلیق انجم کی کتاب ''متنی تنقید'' کو نہ صرف یہ انفرادیت حاصل ہے کہ یہ تدوینِ متن کے مسائل اور تمام اہم اصول پہلی بار پیش کرتی ہے، بلکہ یہ اُردو فنِ تحقیق کی روایت میں پہلی باقاعدہ تصنیف بھی قرار پاتی ہے۔ اس سے پہلے اس سلسلے میں جتنا سرمایہ موجود تھا، وہ مختلف اہلِ قلم کے مضامین کی صورت میں ہے۔ ''متنی تنقید'' ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی، تاہم اس کا نیا ایڈیشن خاصے ترامیم و اضافوں کے ساتھ حال ہی (۲۰۰۶ء) میں بھی شائع ہوا ہے۔ زیرِ بحث کتاب میں متنی تنقید کا مقصد یوں بیان ہوا ہے:

> ''متنی تنقید کا اصل مقصد حتی الامکان متن کو اصل روپ میں دوبارہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس روپ سے مراد وہ روپ ہے جو متن کا مصنف اپنی تحریر کو دینا چاہتا تھا۔''(۲)

اصولِ تحقیق کی روایت میں ''متنی تنقید'' کے بعد اگلے ہی سال ڈاکٹر عبدالرزاق قریشی کی کتاب ''مبادیاتِ تحقیق'' شائع ہوئی۔ یہ کتاب اس روایت میں اس حوالے سے انفرادیت کی حامل ہے کہ یہ براہِ راست سندی مقالہ نگاری سے بحث کرتی ہے۔ اس کتاب میں ایک باب تدوینِ متن سے متعلق بھی موجود ہے۔ یہ کتاب مختصر ہے جس میں تحقیق کے تمام اصول سمیٹنا اگرچہ ممکن نہیں تھا، لیکن مضامین سے قطع نظر کتابی صورت میں یہ اس وقت تک کی پہلی کوشش ہے جو عام تحقیقی اصولوں سے بحث کرتی ہے۔

''رہبرِ تحقیق'' اصولِ تحقیق کے سلسلے کی اگلی کتاب ہے، جس کی اشاعت ۱۹۷۶ء میں ہوئی۔ یہ کتاب مقالات کا مجموعہ ہے اور متنوع تحقیقی مسائل اور اُصولوں سے متعلق مضامین اور بعض اقتباسات پر مشتمل ہے۔ یہ اس وقت تک شائع ہونے والے مضامین و مقالات کی روشنی میں مرتبہ ایک بہترین اور متوازن انتخاب ہے۔

اس عرصے تک اُردو اصولِ تحقیق کی روایت میں چونکہ جامعات کے اندر تحقیق کی اعلیٰ روایات قائم ہو گئی تھیں، لہٰذا یونیورسٹی تحقیقات پر مشتمل جائزوں پر بھی توجہ کی جانے لگی۔ یہ جائزے مضامین کی صورت میں بھی مرتّب ہونے لگے، لیکن سیّد فرحت حسین کی مرتبہ مختصر کتاب ''ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں اُردو تحقیق'' اس سلسلے کی پہلی کتابی کوشش ہے۔ یہ کتاب ہندوستان کی مختلف جامعات میں اس زمانے تک ہونے والی سندی تحقیق کی فہرست مہیا کرتی ہے۔ واضح رہے کہ اس کتاب کی اشاعت بھی ۱۹۷۶ء میں ہی ہوئی۔

''متنی تنقید'' کی بنیاد پر تدوینِ متن سے متعلق ایک اور کتاب ڈاکٹر تنویر احمد علوی کی ''اصولِ تحقیق و ترتیبِ متن'' ۱۹۷۷ء

میں شائع ہوئی، جس سے گویا اس موضوع کی تکمیل ہوئی۔ (۳) یہ کتاب دراصل مضامین کا مجموعہ ہے جو ڈاکٹر تنویر علوی نے اس موضوع سے دلچسپی لیتے ہوئے وقتاً فوقتاً تحریر کیے تھے۔ کتابی صورت میں ڈھل کر ان مضامین کی افادیت دوچند ہوگئی ہے۔

۱۹۷۸ء میں اصولِ تحقیق کے حوالے سے دو کتابیں شائع ہوئیں۔ مولانا کلب عابد کی کتاب ''عمادالتحقیق'' اس سال شائع ہونے والی ایسی کتاب ہے جو خالص سندی تحقیق مقالے کو موضوع بناتی ہے۔ اس کتاب کی بنیاد دراصل عربی کتاب پر رکھی گئی ہے۔ نیز یہ اسلامی نقطۂ نظر سے تالیف کی گئی ہے۔ دوسری کتاب سیّد محمد ہاشم کی مرتبہ ''تحقیق و تدوین'' ہے جو مقالات کا مجموعہ ہے اور تحقیق کے عام اصولوں کی بہ نسبت تدوینِ متن کو زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ یہ دونوں کتابیں ادبی محقق کو بہت کچھ سمجھا سکتی ہیں۔ اس سال شائع ہونے والی پہلی کتاب ''عمادالتحقیق'' میں لفظ تحقیق کی تعریف یوں کی گئی ہے:

> ''تحقیق عربی لفظ ہے۔ یہ بابِ تفعیل سے مصدر ہے۔ اس کے اصلی حروف ح ق ق ہیں۔ اس کا مطلب ہے، حق کو ثابت کرنا، حق کی طرف پھیرنا۔ تقریباً انہی معنوں میں انگریزی لفظ Research بھی استعمال ہوتا ہے، جس کے معنی ہیں، Careful investigation، پوری ہوشیاری سے کھوج اور تلاش۔ لفظ کے معنوں ہی سے ظاہر ہے کہ تحقیق وریسرچ کے لیے دو باتیں ضروری ہیں:
>
> ا۔ کوئی حق اور واقعہ ہو جس تک پہنچنا مقصود ہو۔
>
> ۲۔ کچھ پردے اور اشتباہات ہوں جن کو دُور کرنا ہو، تا کہ حقیقت نمایاں ہو سکے۔'' (۴)

اُردو اصولِ تحقیق کی اس روایت کو مستحکم کرنے والی اگلی کتاب رشید حسن خان کی ''ادبی تحقیق، مسائل اور تجزیہ'' ہے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے اور ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئی۔ قاضی عبدالودود کے نام معنون اس کتاب کے پہلے حصے میں تحقیق کے نظری مباحث، جبکہ دوسرے حصے میں عملی تحقیق کے چار مطالعے پیش کیے گئے ہیں۔ اصولِ تحقیق کی روایت میں یہ کتاب ایک اہم اضافہ ہے۔

۲۹ اور ۳۰ رنومبر ۱۹۸۰ء کو حافظ محمود شیرانی کی ادبی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے ان کی صد سالہ تقریبات کے سلسلے میں بہار اُردو اکیڈمی اور ادارۂ تحقیقاتِ اُردو کے زیرِ اہتمام ایک مشترکہ سمینار کا اہتمام کیا گیا۔ بعد میں اس سمینار میں پڑھے گئے مقالات ''حافظ محمود شیرانی، سمینار کے مقالات'' کے عنوان سے شائع کیے گئے۔ یہ کتاب ۱۹۸۲ء میں اُردو فنِ تحقیق کی روایت کا حصہ بنی، جو اُصولِ تحقیق کے حوالے سے اہمیت رکھتی ہے۔

اسی سال خدا بخش اورینٹل لائبریری، پٹنہ نے بھی ''تدوینِ متن کے مسائل'' کے حوالے سے چند مقالات شائع کیے۔ یہ مقالات بھی ایک سمینار میں پڑھے گئے تھے جو دسمبر ۱۹۸۱ء میں اسی موضوع پر منعقد کیا گیا تھا۔ تدوینِ متن ہی سے متعلق ''فنِ خطاطی و مخطوطہ شناسی'' اس سال شائع ہونے والی تیسری کتاب ہے جو دو طویل مقالات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب اپنی افادیت اور بہترین اُسلوب کے باعث محققین کے ساتھ ساتھ عام قاری کے لیے بھی دلچسپی کا سامان رکھتی ہے۔

''ادبی اور لسانی تحقیق، اُصول اور طریقِ کار'' ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی۔ ڈاکٹر گیان چند کے مطابق یہ کتاب ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئی۔ (۵) ڈاکٹر عبدالستار دلوی کی مرتبہ یہ کتاب ۱۷ مقالات پر مشتمل ہے، اور اس وقت تک شائع ہونے والے مضامین سے انتخاب کی گئی ہے۔ کتاب کے آغاز میں شامل مرتّب کا ایک طویل مقالہ بذاتِ خود ایک چھوٹی سی تصنیف کا درجہ رکھتی ہے۔ تدوینِ متن سے متعلق تین مسلسل کتابوں کے عام تحقیقی اصولوں کو بیان کرنے والی یہ اس دَور کی اہم کتاب ہے۔

''تحقیق کے طریقۂ کار'' ڈاکٹر ش. اختر کی کتاب ہے، جو اُسی زمانے میں منظرِ عام پر آئی۔ اس کتاب پر سنہ تصنیف درج نہیں۔ ڈاکٹر گیان چند نے قیاس کیا ہے کہ یہ ۸۶-۱۹۸۹ء میں شائع ہوئی ہوگی۔ (۶) یہ کتاب، جو انگریزی کتابوں کی روشنی میں تیار کی گئی ہے، بڑی حد تک سائنسی تحقیقی اصطلاحات سے مزیّن ہے۔ تاہم ادبی تحقیق میں بھی اعتبار رکھتی ہے اور نئے

محققین کے لیے قابلِ استفادہ مواد کی حامل ہے۔

فنِ تحقیق کی روایت میں ۱۹۸۶ء کا سال اِس حوالے سے اہم ہے کہ اس سال متعدد کتابیں اصولِ تحقیق کی روایت کا حصہ بنیں۔اس سال ڈاکٹر اعجاز راہی کی مرتبہ دو کتابیں مقتدرہ قومی زبان کے زیر اہتمام شائع ہوئیں۔پہلی کتاب اصولِ تحقیق سے متعلق ایک سمینار کی روداد پر مشتمل ہے جو مقتدرہ قومی زبان نے ۲۵ تا ۲۷ /مارچ ۱۹۸۶ء کو منعقد کیا تھا۔جبکہ دوسری کتاب اسی سمینار کے مقالات پر مشتمل ہے۔اصولِ تحقیق کی اہمیت وضرورت پران دو کتابوں کے مطالعے سے بڑی حد تک روشنی پڑتی ہے۔ڈاکٹر سلطانہ بخش کی دو جلدوں پر مشتمل اہم انتخابِ مقالات ''اُردو میں اصولِ تحقیق'' کی اشاعت بھی اسی سال ہوئی۔ انہوں نے ۱۹۸۶ء تک منظرِ عام پر آنے والے سرمایے کے ایک بڑے حصے کی روشنی میں یہ انتخاب کیا ہے اور الگ الگ مقدموں کے ساتھ کوئی پینتیس مستند مقالات ومضامین کو یکجا کیا ہے۔پہلی جلد میں تحقیق کے اساسی اصولوں سے متعلق مقالات کو اہمیت دی گئی ہے، جبکہ دوسری جلد میں اُردو ادبی تحقیق کے مقالات کو جگہ دی گئی ہے۔اپنی کاوش کا پس منظر واضح کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

> ''عرصہ دراز سے یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ بہت سی ضروری شرائط اور بے خبری کی وجہ سے ساقط المعیار تحقیقی کام سامنے آرہا ہے، یہی خیال اس مجموعے کی پیش کش کا باعث ہوا۔''(۷)

بیسویں صدی کی نویں دہائی کے بقیہ چار سالوں میں ہمیں تحقیق اور اُصولِ تحقیق سے متعلق مزید چھ کتابیں دستیاب ہو جاتی ہیں۔''پاکستان میں اُردو تحقیق،موضوعات اور معیار'' کے نام سے ڈاکٹر معین الدین عقیل کی کتاب ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی۔اس کتاب میں آزادی کے بعد پاکستان میں ہونے والی ادبی تحقیقات کے پینتیس سالوں کے منظرنامے کو سمیٹنے کی قابلِ قدر کوشش کی گئی ہے۔ڈاکٹر نذیر احمد کے تین لکچروں پر مشتمل کتاب ''تصحیح وتحقیق متن' اس سے اگلے سال شائع ہوئی۔ یہ کتاب بھی اہم ہے اور تدوین کے حوالے سے بعض نئے اور جدید پہلوؤں کو سَر کرتی دکھائی دیتی ہے۔

ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن نے بھی ڈاکٹر معین الدین عقیل کی طرح پاکستان میں تحقیق کے منظرنامے پر قلم اُٹھایا ہے۔''اُردو تحقیق یونیورسٹیوں میں'' کے عنوان سے ان کی کتاب ۱۹۸۹ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔انہوں نے اس کتاب میں جامعات میں ہونے والی عام تحقیقات کے علاوہ اقبالیاتی تحقیق کے ایک طویل دورانیے کو بھی زیر بحث لا کر کتاب کا حصہ بنایا ہے۔واضح رہے کہ ڈاکٹر معین الدین عقیل اور ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن نے تقریباً ایک ہی موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے، لیکن دونوں کا انداز قطعی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ڈاکٹر معین الدین عقیل نے اپنی کتاب کے ''حرفِ آخر'' میں پاکستان میں ہونے والی اُردو تحقیقات کی مجموعی صورتِ حال کا ان الفاظ میں احاطہ کیا ہے:

> ''پاکستان میں اُردو تحقیق، کے جائزے سے یہ قابلِ اطمینان صورتِ حال سامنے آتی ہے کہ یہاں کے محققین اور بعض تحقیقی اداروں نے اُردو کے تحقیقی اور ادبی سرمایے میں قابلِ قدر اضافہ کیا ہے۔ان کی کاوشوں سے قدیم ادبی سرمائے کی دریافت اور اُن کی تصانیف کے بارے میں معلوماتی مواد فراہم ہوا ہے۔بعض ایسے منصوبے عمل میں آئے ہیں جو علمی اور تحقیقی لحاظ سے مثالی اور وقیع ہیں۔اداروں کی جانب سے بھی اور انفرادی حیثیت میں بھی بعض ایسے تحقیقی کام انجام دیے گئے ہیں،جنھیں بلند اور اعلیٰ معیار کا حامل قرار دیا جا سکتا ہے،اور چند ایسے بھی کام مکمل ہوئے ہیں جن کی مثال شاید کہیں اور نہ مل سکے۔بعض محققین نے اس ضمن میں بے انتہا مستقل مزاجی، دقت نظری اور محنت شاقہ سے کام لیا ہے۔ستائش اور صلے کی تمنا سے بے نیازی اور بے لوثی کے لحاظ سے بھی بعض محققین کی کاوشیں لائق ستائش ہیں۔''(۸)

۱۹۹۰ء کے ایک ہی سال فنِ تحقیق کی روایت میں تین کتابوں کا اضافہ ہوا، جن میں ڈاکٹر گیان چند کی قابلِ قدر تصنیف

''تحقیق کا فن'' بھی شامل ہے۔ یہ کتاب اُردو فنِ تحقیق کی بہترین کتابوں میں سے ایک ہے، جو نہ صرف تحقیق کے نوجوان طلباء کے لیے ایک تحفہ ہے، بلکہ کہنہ مشق محققین کے ذوقِ تحقیق کی آبیاری بھی کرتی ہے۔ خالص ادبی تحقیق کو مدّنظر رکھ کر تالیف کی گئی یہ کتاب فنِ تحقیق کی جملہ تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔ ڈاکٹر عطش درّانی نے اس کتاب کی خوبیوں کا احاطہ ان الفاظ میں کیا ہے:

> ''گیان چند جین کی کتاب ''تحقیق کا فن'' پہلی مبسوط کتاب ہے جو ادبی تحقیق کے اصول اور تکنیک شرح وبسط کے ساتھ بیان کرتی ہے۔ تاہم اس میں عمومی تحقیق کاری کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے اور جا بجا اُردو کے تحقیقی کاموں سے مثالیں دی گئی ہیں۔ موضوع، خاکہ، مواد، مطالعہ، جائزہ، تسوید، زبان و بیان اور ہیئت اس کے خصوصی ابواب ہیں۔ تدوینِ متن ایک الگ موضوع کے طور پر زیر بحث لائی گئی ہے۔ بعض نئی اصطلاحات بھی وضع کی گئی ہیں جن میں تحقیقی تصورات بیان ہوئے ہیں۔''(۹)

''ریسرچ کیسے کریں؟'' بھی اسی سال شائع ہوئی۔ ڈاکٹر نورالاسلام صدیقی کی یہ تصنیف دراصل اُن کے دورِ طالب علمی کی یادگار ہے جس میں تدوینِ متن سمیت عمومی تحقیقی طریقۂ کار کے دیگر پہلوؤں کو روشن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دہلی اُردو تحقیق کا اہم مرکز رہا ہے۔ آزادی کے بعد بھی دہلی کا یہ تشخص برقرار رہا۔ تقسیمِ ہند کے بعد تحقیق وفنِ تحقیق کے باب میں یہاں کے محققین نے جو اضافے کیے، اُن کا ایک انتخاب ''آزادی کے بعد دہلی میں اُردو تحقیق'' کے نام سے ڈاکٹر تنویر احمد علوی نے مرتّب کر کے اُردو اکادمی، دہلی کے زیرِ اہتمام شائع کیا۔ اس کتاب کی اشاعت بھی ۱۹۹۰ء میں ہوئی۔ یہ کتاب تحقیق کے حوالے سے دہلی کی اہمیت کو موثر انداز میں نمایاں کرتی ہے۔

بیسویں صدی کی آخری دہائی میں بھی اُردو فنِ تحقیق کی روایت میں بعض منفرد اور قابلِ ذکر اضافے ہوئے۔ اس دوران ''اُردو میں فنّی تدوین''، ''ادبی تحقیق کے اُصول''، ''اصول تحقیق''، ''تصنیف وتحقیق کے اصول''، ''اُردو میں ادبی تحقیق کے بارے میں''، ''تعیّن زمانہ''، ''تحقیق اقبالیات کے مآخذ''، ''تحقیق کے اصول وضوابط (احادیث نبوّیہ کی روشنی میں)''، ''اصول اور جائزے''، ''تدوین، تحقیق، روایت'' اور ''تحقیقی مقالہ نگاری (طریقِ کار)'' جیسی کتابیں اُردو اُصولِ تحقیق کی اس روایت کو ثروت مند بناتی ہیں۔

''اُردو میں فنّی تدوین'' دراصل اسی موضوع پر ہونے والے ایک ورک شاپ کے مقالات ہیں جو زیادہ تر تدوین (ایڈیٹنگ) سے متعلق ہیں۔ تاہم ان میں سے بیشتر مضامین چونکہ اُردو تحقیق سے وابستہ افراد نے تحریر کیے ہیں، لہٰذا یہ ادبی تحقیق میں بھی اعتبار رکھتی ہے اور حوالہ جات، اقتباسات، اشاریہ سازی، ابواب بندی اور دیگر طباعتی اور فنّی اُمور میں معاون ہے۔

''ادبی تحقیق کے اُصول'' ڈاکٹر تبسّم کاشمیری کے وہ مضامین ہیں جو ۸۱-۱۹۸۰ء میں لکھے گئے اور رسائل کی زینت بنتے رہے۔ تبسّم کاشمیری کے یہ مضامین اس حوالے سے منفرد ہیں کہ ان میں قدیم وجدید تحقیقی طریقۂ کار کے ڈانڈے ملتے نظر آتے ہیں۔ ''اُصولِ تحقیق'' ڈاکٹر سعید اللہ قاضی کی تالیف ہے، جو ۱۹۹۲ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ یہ کتاب اسلامیات میں تحقیق سرانجام دینے والے طلباء کے لیے تالیف کی گئی ہے، تاہم سندی مقالہ نگاری کی وضاحت کرنے والی یہ کتاب کافی حد تک ادبی محققین کی رہنمائی کا فریضہ بھی سرانجام دے سکتی ہے۔

صرف ۹۲ صفحات پر مشتمل قاضی عبدالقادر کی تصنیف ''تصنیف وتحقیق کے اصول'' اختصار اور جامعیت کی خوبی سے متصف کتاب ہے۔ یہ کتاب بڑے تحقیقی مقالوں کے برعکس صرف ''مضمون نویسی'' کے طریقۂ کار کی وضاحت کرتی ہے، لیکن اسی ذیل میں نوجوان ادبی محققین کو تحقیق کے اہم نکات بھی سمجھاتی ہے۔

قاضی عبدالودود اُردو تحقیق کی دنیا میں منفرد محقق ہیں۔ انہوں نے بغیر کسی شہرت یا پذیرائی کی خواہش کے اہم تحقیقی

کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ان کی تحقیقات عموماً طویل مقالات کی صورت میں سامنے آتے رہے۔۱۹۹۵ء میں ان کی ایسے ہی مقالات پر مبنی دو کتابیں ''اردو میں ادبی تحقیق کے بارے میں'' اور ''تعیّن زمانہ'' خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری کی طرف سے شائع ہوئیں، جو اُن کے تحقیقی قد کو نمایاں کرتی ہیں۔نوجوان محققین کی تربیت کے لیے اُن کے یہ مضامین یقیناً ایک تربیتی کورس کا درجہ رکھتے ہیں۔

پاکستان میں اقبالیات کا شعبہ محققین کی توجہ کا خاص مرکز رہا ہے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے ''تحقیق اقبال کے مآخذ'' لکھ کر اقبالیاتی محققین کی سہولت کا اہم فریضہ سرانجام دیا ہے۔اقبالیات تحقیق میں اوّلین وثانوی مآخذ کی مکمل نشاندہی کرنے والی یہ کتاب دراصل اُن کے ایک لکچر کی کتابی صورت ہے، جس کی اشاعت ۱۹۹۶ء میں ہوئی۔

''تحقیق کے اصول وضوابط (احادیث نبویہ کی روشنی میں)'' کرنل (ر) ڈاکٹر عمر فاروق غازی کی کتاب ہے جو اسم بامسمّٰی ہے۔ادبی تحقیق کے سلسلے میں بھی اس کی قدر و قیمت موجود ہے اور اس سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔''اُصول اور جائزے'' مقصود حسنی کی کتاب ہے جو مضامین پر مبنی ہے۔یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔پہلے حصے کے مضامین ادبی تحقیق کے اُصولوں سے متعلق ہیں، جبکہ دوسرے حصے میں تحقیقی وتنقیدی مضامین کو جگہ دی گئی ہے۔مقصود حسنی نے اپنے مضامین میں اختصار کو ملحوظ رکھا ہے اور اصولِ تحقیق کے بعض اہم گوشوں کی نشاندہی کی ہے۔

۱۹۹۹ء میں دو کتابیں شائع ہوئیں۔''تدوین، تحقیق، روایت'' میں شامل رشید حسن خان کے بعض مضامین تدوین کے طریقۂ کار پر روشنی ڈالتے ہیں، جبکہ بعض عملی تحقیقی نمونوں پر مشتمل ہیں۔محمد عارف نے اپنی کاوش کی بنیاد انگریزی کتاب پر رکھی ہے۔یہ کتاب سندی مقالہ نگاری کے تمام مراحل کا احاطہ کرتی ہے اور عملی نوعیت کی مثالوں سے مزیّن، نیز جزئیات نگاری کی خوبصورت مثال ہے۔

کتابوں کے حوالے سے اصولِ تحقیق کی یہ روایت اکیسویں صدی میں داخل ہو کے بھی اسی رفتار سے آگے بڑھ رہی ہے، جس رفتار سے اس سے پہلے کے آخری چند سالوں میں نظر آتی ہے۔بلکہ بعض غیر معیاری اور گائیڈ وسرقہ نما کتابوں کو شمار کیا جائے تو اس میں خاصا اضافہ ہی ہوا ہے۔یہ عرصہ مضامین کے حوالے سے بھی زیادہ زرخیز ہے۔

۲۰۰۰ء کے بعد ''اُردو تحقیق مسائل ومعیار'' ادبی تحقیق سے متعلق پہلی کتاب ہے جو اکیسویں صدی میں اس روایت کو آگے بڑھاتی ہے۔یہ کتاب جامعاتی تحقیقی مقالات پر مبنی ایک فہرست ہے جس کی اشاعت ۲۰۰۱ء میں ہوئی۔اسد فیض کی مرتبہ اس کتاب میں مقالات کی فہرست کے علاوہ تحقیق وفنِ تحقیق سے متعلق چار مطالعات کو بھی جگہ دی گئی ہے۔

۲۰۰۱ء ہی میں شائع ہونے والی ایک اور کتاب ''مقالہ نگاری کے اصول، مع رہنمائے مطالعہ'' بھی ہے، جو اسلامی علوم کی تحقیق سے متعلق ہے۔مفتی عقیل الرحمٰن کی یہ کتاب دراصل عربی سے ماخوذ ہے، لیکن اپنے مباحث میں ادبی تحقیق سے وابستہ افراد کے لیے بھی افادیت کے پہلو رکھتی ہے۔''تحقیقی مقالہ نگاری'' ایس.ایم.شاہد کی تالیف ہے، جو اسی سال شائع ہونے والی اس موضوع پر تیسری کتاب ہے۔یہ کتاب تعلیمی تحقیق سے سروکار رکھتی ہے، لیکن ادب کے نوجوان راہ نورداران کو بھی مایوس نہیں کرتی۔

۲۰۰۲ء کو چھوڑ کر ۲۰۰۳ء میں تین اہم کتابیں اُردو اُصولِ تحقیق کی روایت کا حصہ بنیں۔رفاقت علی شاہد کی مرتبہ کتاب ''تحقیق شناسی'' مقالات کا مجموعہ ہے، جس میں چھوٹی بڑی ۳۶ اہم تحریروں کو یکجا کیا گیا ہے۔انہوں نے اس انتخاب میں ضروری حواشی وتعلیقات کا التزام بھی رکھا ہے۔ان کی مرتبہ اس کتاب کی ایک اور خوبی کتاب کے آخر میں موجود وہ فہرست بھی ہے جو اصولِ تحقیق پر مبنی کتب ومضامین کے ایک قابلِ ذکر سرمائے کی نشاندہی کرتا ہے۔

''اُصولِ تحقیق''، اسی سال منظرِ عام پر آنے والی اگلی کتاب ہے، جس کی ترتیب وتالیف عبدالحمید خان نے کی ہے۔یہ

کتاب اسلامی تحقیق کے پیشِ نظر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی نصابی ضرورتوں کو مدِّنظر رکھ کر تالیف کی گئی ہے۔تاہم ساڑھے تین سو کے قریب صفحات پر مشتمل یہ کتاب زیادہ تر ادبی تحقیق سے متعلق کتب کی روشنی میں تیار کی گئی ہے،لہٰذا ادبی تحقیق کے ضمن میں بھی پوری طرح اہمیت رکھتی ہے اور مددگار ہے۔

''اُردو تحقیق (منتخب مقالات)''عطش درّانی نے مرتّب کر کے مقتدرہ قومی زبان کے زیرِاہتمام اسی سال شائع کی ہے۔اس مجموعے میں ۲۸ تحریروں کو جگہ دی گئی ہے جو بالغ نظر محققین کی نگارشات ہیں۔اس کتاب کے مطالعے سے تحقیق کے جدید ترین مسائل کی بخوبی وضاحت ہوجاتی ہے۔اس میں شامل بیشتر مضامین پشاور یونیورسٹی کے زیرِاہتمام''اصولِ تحقیق''پر منعقدہ ایک سیمینار کے ہیں،جو اِس سے پہلے''اخبارِ اُردو''کی زینت بھی بن چکے ہیں۔

ڈاکٹر اسلم ادیب نے بھی تحقیق کے ضمن میں کتاب پیش کی ہے۔ان کی کتاب''تحقیق کی بنیادیں''۲۰۰۴ء میں شائع ہونے والی ایسی کتاب ہے جو تعلیمی تحقیق کے ذیل میں آتی ہے لیکن ادبی محقق کے لیے بھی کارآمد پہلو رکھتی ہے۔اس کتاب کی تیاری میں جدید انگریزی کتب سے خاطر خواہ استفادہ کیا گیا ہے،جس کا اندازہ اس کے کتابیات پر ایک نظر دوڑانے سے بخوبی ہوجاتا ہے۔

اُردو اصولِ تحقیق میں جدید سائنسی طریقۂ کار کی طرف وکالت کرنے والی اہم تصنیف ڈاکٹر عطش درّانی کی''جدید رسمیاتِ تحقیق''ہے،جو ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی۔یہ کتاب ضخیم ہے اور ادبی اور لسانی تحقیق کے ضمن میں بعض نئے پہلوؤں پر زور دیتی ہے۔تحقیقی ڈیزائن،فرضیات،تکنیک،مسئلہ،مفروضے،وثوق،جواز اور تحدید وغیرہ جیسے سائنسی تحقیق میں معاون نکات کو اِس کتاب میں اُردو تحقیق کے حوالے سے اہمیت دی گئی ہے۔اس کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ تحقیق وہی معتبر ہے جو جدید سائنسی طریقۂ کار کے تحت انجام دی گئی ہو۔جدید تحقیقی تکنیک یا فن کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''جدید تحقیق کو عام طور پر فن،تکنیک یا اُصول کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے۔علم کے لحاظ سے یہ ایک سائنس ہے،کیونکہ اس میں سائنسی طریق کار استعمال ہوتا ہے،تاہم جہاں تک اس کے فنّی طریقِ کار کا تعلق ہے،یہ ایک تکنیک ہے جو چند بنیادی اصولوں پر مبنی ہے اور اپنی پیش کش یا اُسلوب کے لحاظ سے یہ ایک فن ہے،کیونکہ استدلال اور بیان فنکارانہ چابک دستی کا تقاضا کرتے ہیں۔''(۱۰)

فنِ تحقیق کی روایت میں ۲۰۰۶ء کا سال بھی مفید رہا۔اس سال بھی چند کتابیں؛''مبادیاتِ تحقیق''،''تحقیق و تدوین''،''اُردو تحقیق پنجاب یونیورسٹی میں''اور''جامعاتی تحقیق''اس روایت کا حصہ بن چکی ہیں۔

''مبادیاتِ تحقیق''ڈاکٹر خوشحال زیدی کی تصنیف ہے،جو دراصل ان کے دورِ طالب علمی کی یادگار ہے۔طالب علمانہ کوشش ہونے کے باوصف نوجوان محققین کے لیے تو مفید ہے لیکن اہلِ علم کے لیے متاثر کن نہیں۔دہلی ہی سے اسی سال شائع ہونے والی ایک اور کتاب پروفیسر ابن کنول کی مرتّبہ مجموعۂ مقالات''تحقیق و تدوین''بھی ہے۔اس کتاب میں ۲۵ تحریروں کو جگہ دی گئی ہے،جس میں زیادہ تر اُردو تحقیق سے متعلق ایک سیمینار کے مقالات ہیں۔اس کتاب میں خالص تحقیقی اصولوں سے بحث کرنے والے مضامین کی تعداد زیادہ نہیں۔

''اُردو تحقیق پنجاب یونیورسٹی میں''ڈاکٹر سلیم ملک نے مرتّب کی ہے اور ادارۂ تالیف و ترجمہ پنجاب یونیورسٹی کے زیرِاہتمام شائع ہوئی ہے۔یہ کتاب پنجاب یونیورسٹی میں ابتداء(۱۹۴۸ء)سے اب تک سند کے حصول کے لیے کی گئی تحقیقات کی فہرست پر مبنی ہے۔نئے محققین کے لیے موضوع کے انتخاب کے سلسلے میں اس کتاب کی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔

اسی سال(۲۰۰۶ء)میں ایک اور فہرست ملتان سے''جامعاتی تحقیق''کے عنوان سے سہیل احمد خان نے بھی مرتّب کر کے شائع کی ہے۔یہ اب تک کی جامع ترین فہرست ہے،جس میں پاکستان،بھارت،ترکی اور بنگلہ دیش کی ساٹھ سے زائد

یونیورسٹیوں کے شعبہ ہائے اُردو میں رجسٹرڈ مقالات کی فہرست شامل کی گئی ہے۔ مجموعی طور پر اِس فہرست میں ۲۰۰۶ مقالات کا اندراج کیا گیا ہے، جس سے اس کی افادیت روشن ہے۔

اکیسویں صدی کے ان ابتدائی سالوں میں چند کتابیں ایسی بھی شائع ہوئی ہیں جو گائیڈ نما ہیں اور طلباء کی نصابی ضرورتوں کے پیشِ نظر یا تجارتی مقاصد کے لیے مرتّب کی گئی ہیں۔ ایسی کتابوں کا معیار عموماً پست ہوتا ہے، تاہم جو نسبتاً بہتر ہیں اُن میں ''اصولِ تحقیق و تدوین'' از محمد خالد ندیم، ''تحقیق و تدوین'' از غلام عباس ماہو، ''فنِ تحقیق، مبادیات، اصول اور تقاضے'' از رانا سلطان محمود، اور ''اصولِ تحقیق و تدوین'' از صفدر علی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام کتابیں نو جوان طلبائے تحقیق کو تو کسی نہ کسی پہلو سے متاثر کرتی ہیں، لیکن تجربہ کار محقق کے لیے اِن کے مواد پر شک کرنا لازم ٹھہرتا ہے۔

اُردو فنِ تحقیق پر مطبوعہ کتب کے اس اجمالی لیکن ارتقائی جائزے [۱۱] سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس روایت کا باقاعدہ آغاز مضامین سے ہوا، لیکن بہت جلد کتابوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ ڈاکٹر خلیق انجم کی ''متنی تنقید'' پہلی باقاعدہ تصنیف ہے جو ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی۔ ''متنی تنقید'' کے بعد اب تک کے اس پورے عرصے میں اس موضوع سے متعلق اب تک ۷۰ کے قریب کتابیں تصنیف کی گئیں، اور سیکڑوں کی تعداد میں مضامین لکھے گئے ہیں۔ اس دوران اُردو محققین کے علاوہ اسلامی علوم، سماجی علوم، ابلاغیات، تعلیم اور لائبریری سائنس وغیرہ سے وابستہ محققین نے بھی اصولِ تحقیق کے حوالے سے اُردو زبان میں کتب و مضامین پیش کر کے اس روایت کو بالواسطہ فائدہ پہنچایا اور وسعت دی۔

اُردو اصولِ تحقیق کے ضمن میں کتب کے اس مختصر جائزے کے بعد ذیل میں چند ایسے نکات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے جو اس جائزے سے مترشح ہوجاتے ہیں:

۱۔ اُردو اُصولِ تحقیق کی روایت کا آغاز مضامین کی صورت میں ہوتا ہے، جبکہ کتابوں کا باقاعدہ سلسلہ کچھ عرصے بعد شروع ہوا۔

۲۔ اُردو اُصولِ تحقیق کی اس روایت نے بیسویں صدی کے نصف آخر میں اپنی تشکیل وارتقاء کی منازل طے کیں اور مضامین و کتب کی اشاعت کا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

۳۔ اس موضوع سے متعلق کتابی صورت میں کل سرمایہ ۷۰ سے زائد مطبوعات پر مشتمل ہے، جن میں مستقل کتابیں، مجموعۂ مقالات، دیگر علوم سے متعلق کتب، سمیناروں اور رسائل کے نمبر، عمومی سندی و غیر سندی جائزوں، گائیڈ نما کتابوں، پمفلٹ نما کتابوں اور اس موضوع کو جزوی طور پر برتنے والی کتابیں شامل ہیں۔

۴۔ اُردو فنِ تحقیق کی یہ روایت ابتدا میں محدود تھی، لیکن اکیسویں صدی تک آتے آتے خاصی پھیل چکی ہے۔ خاص کر نصابی ضرورتوں کے لیے لکھی گئی کتب، جن میں معیاری، نیم معیاری اور گائیڈ نما شامل ہیں، کی بڑی تعداد بعد کے برسوں میں زیادہ نظر آتی ہے۔

۵۔ کتابوں کے دوش بدوش مضامین و مقالات کی ایک مستقل روایت، جس میں ہر نوعیت کی تحریریں مل جاتی ہیں، اس کے علاوہ ہے، جن کی تعداد سیکڑوں میں ہے اور ان سے مزید درجنوں کتابیں مرتّب کی جاسکتی ہیں۔

۶۔ ان کتابوں میں اُردو اصولِ تحقیق کے تمام نکات کو بیان کیا گیا ہے۔ تحقیق کے جدید و قدیم اُصول، تحقیق کے مسائل، تدوینِ متن، تحقیقات کے جائزے، مقالوں کی فہرستیں، تحقیقی ادارے، اہم محققین کی تحسین، غرض تمام اہم پہلوؤں کا ان کتابوں میں احاطہ کیا گیا ہے۔

۷۔ المختصر! اُردو فنِ تحقیق پر کتابی صورت میں دستیاب یہ سارا مواد اتنا ہے کہ اس کو تسلی بخش قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ دستیاب ہونے والے اس تمام سرمایے کو معیاری نہیں کہا جاسکتا۔

حوالہ جات

۱۔ عطش درّانی، ڈاکٹر: ۲۰۰۵ء، ص ۱۵

۲۔ خلیق انجم، ڈاکٹر: ص ۲۲ (نیا ایڈیشن)

۳۔ عطش درانی، ڈاکٹر: ۲۰۰۵ء، ص ۱۶

۴۔ کلب عابد، مولانا پروفیسر: ص ۱۴

۵۔ گیان چند، ڈاکٹر: ص ۴

۶۔ ایضاً: ص ۴

۷۔ سلطانہ بخش، ڈاکٹر ایم: ص ۲۰ (ج اوّل)

۸۔ عقیل، معین الدین، ڈاکٹر: ۱۹۸۵ء، ص ۴۱

۹۔ عطش درّانی، ڈاکٹر: ۲۰۰۵ء، ص ۱۷

۱۰۔ ایضاً: ص ۲۸

۱۱۔ یہ جائزہ ۲۰۰۶ء تک احصاٗ کرتا ہے۔

فہرستِ اسناد

- ابنِ کنول، پروفیسر (مرتّب)، **تحقیق و تدوین**، کتابی دنیا، ۱۹۵۵ء، ترکمان گیٹ، دہلی مئی ۲۰۰۶ء
- اختر، ڈاکٹر ش، **تحقیق کے طریقہٗ کار**، سینٹر فار سائنٹفک سٹڈی اینڈ کلچر، رانچی، س۔ن
- ادیب، سلیم ڈاکٹر، **تحقیق کی بنیادیں**، بیکن بکس، ملتان ۲۰۰۳ء
- اُردو سوسائٹی، **رہبرِ تحقیق**، شعبہ اُردو، لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ، ۱۹۷۶ء
- اسد فیض، **اُردو تحقیق مسائل و معیار**، ہم عصر پبلی کیشنز، ملتان، ۲۰۰۱ء
- تبسّم کاشمیری، ڈاکٹر، **ادبی تحقیق کے اصول**، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء
- حسنی، مقصود، **اُصول اور جائزے**، قصور، پاکستان، ۱۹۹۸ء
- خلیق انجم، ڈاکٹر، **متنی تنقید**، خرام پبلی کیشنز، دہلی، ۱۹۶۷ء؛ انجمن ترقی اُردو (ہند)، نئی دہلی، ۲۰۰۶ء (نیا ایڈیشن)
- خوشحال زیدی، **مبادیاتِ تحقیق**، جامعہ نگر، نئی دہلی، ۲۰۰۶ء
- درّانی، عطش ڈاکٹر (مرتّب)، **اُردو تحقیق (منتخب مقالات)**، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۳ء
- درّانی، عطش ڈاکٹر، **جدید رسمیاتِ تحقیق**، اُردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۰۵ء
- راہی، اعجاز ڈاکٹر (مرتّب)، **رودادِ سیمینار اُصولِ تحقیق**، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، جون ۱۹۸۶ء
- راہی، اعجاز ڈاکٹر (مرتّب)، **تحقیق اور اُصولِ وضع اصطلاحات پر منتخب مقالات**، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، جون ۱۹۸۶ء
- رشید حسن خان، **ادبی تحقیق، مسائل اور تجزیہ**، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۱۹۷۹ء؛ اتر پردیش اُردو اکادمی، لکھنؤ، ۱۹۹۰ء
- رشید حسن خان، **تدوین، تحقیق، روایت**، اے ایس پرنٹرز، نئی دہلی، ۱۹۹۹ء
- سعید اللہ، ڈاکٹر قاضی، **اُصولِ تحقیق**، این بی پرنٹرز، پشاور، ۱۹۹۲ء
- سلطانہ بخش، ڈاکٹر ایم (مرتّب)، **اُردو میں اصولِ تحقیق ''انتخابِ مقالات''**، (جلد اوّل)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، جون ۱۹۸۶ء
- سلطانہ بخش، ڈاکٹر ایم (مرتّب)، **اُردو میں اصولِ تحقیق ''انتخابِ مقالات''**، (جلد دوم)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، جون

۱۹۸۶ء

- سلیم ملک، ڈاکٹر محمد (مرتّب)، **اُردو تحقیق پنجاب یونیورسٹی میں**، ادارۂ تالیف و ترجمہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جون ۲۰۰۶ء
- سہیل عباس خان (مرتّب)، **جامعاتی تحقیق (فہرست مقالات)**، شعبۂ اُردو بہاءالدین زکریا یونیورسٹی
- شاہد، ایس ایم، **تحقیقی مقالہ نویسی کا فن**، مجید بک ڈپو، لاہور، ۲۰۰۱ء
- شاہد، رفاقت علی (مرتّب)، **تحقیق شناسی**، القمر انٹر پرائزز، لاہور، ۲۰۰۳ء
- شعبہ اُردو، دہلی یونیورسٹی، **مقالات انجمن اساتذہ اُردو، جامعاتِ ہند**، انجمن اساتذہ اُردو (ہند)، دہلی، ستمبر ۱۹۶۷ء
- شہباز حسین (مرتّب)، **تدوینِ متن کے مسائل**، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۱۹۸۲ء
- عابد، کلب مولانا پروفیسر، **عماد التحقیق**، شعبۂ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، ۱۹۷۸ء
- عارف، پروفیسر محمد، **تحقیقی مقالہ نگاری (طریقِ کار)**، ادارہ تالیف و ترجمہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۹۹ء
- عبدالحمید خان (ترتیب و تالیف)، **اُصولِ تحقیق**، نیشنل بک فاؤنڈیشن، وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان، ۲۰۰۳ء
- عبدالرزاق قریشی، **مبادیاتِ تحقیق**، ادبی پبلشرز، بمبئ، ۱۹۶۸ء
- عبدالستار دلوی، ڈاکٹر (مرتّب)، **ادبی اور لسانی تحقیق اُصول اور طریقِ کار**، شعبۂ اُردو، بمبئ یونیورسٹی، بمبئ، ۱۹۸۴ء
- عبدالقادر، ڈاکٹر قاضی، **تصنیف و تحقیق کے اصول**، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء
- عبدالودود، قاضی، **اُردو میں ادبی تحقیق کے بارے میں**، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۱۹۹۵ء (مرتّبہ)
- عبدالودود، قاضی، **تعیّن زمانہ**، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۱۹۹۵ء (مرتّبہ)
- عقیل الرحمٰن، مفتی، **مقالہ نگاری کے اُصول مع رہنمائے مطالعہ**، مکتبہ ارسلان، اُردو بازار، کراچی، جولائی ۲۰۰۱ء
- عقیل، معین الدین، ڈاکٹر، **اُردو تحقیق صورتِ حال اور تقاضے**، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء
- عقیل، معین الدین، ڈاکٹر، **پاکستان میں اُردو تحقیق، موضوعات اور معیار**، انجمن ترقی اُردو، کراچی، ۱۹۸۷ء
- علوی، تنویر احمد، ڈاکٹر، **اُصولِ تحقیق و ترتیبِ متن**، دہلی یونیورسٹی، نئ دہلی، ۱۹۷۷ء؛ سنگت پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۳ء
- علوی، تنویر احمد، ڈاکٹر، **آزادی کے بعد دہلی میں اُردو تحقیق**، اُردو اکادمی، دہلی، مارچ ۱۹۹۰ء؛ طبع دوم، ۲۰۰۲ء
- عمر فاروق، ڈاکٹر کرنل (ر) غازی، **تحقیق کے اُصول وضوابط (احادیث کی روشنی میں)**، فاران کمیونی کیشنز، لاہور، اگست ۱۹۹۸ء
- فرحت حسین، سیّد (مرتّب)، **ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں اُردو تحقیق**، ماہنامہ ''کتاب گھر''، جامعہ نگر، نئ دہلی، اپریل ۱۹۷۶ء
- فضل حق، ڈاکٹر (مرتّب)، **فنِ خطاطی و مخطوطہ شناسی**، شعبۂ اُردو، دہلی یونیورسٹی، نئ دہلی، مئ ۱۹۸۲ء
- گیان چند، ڈاکٹر، **تحقیق کا فن**، اتر پردیش اُردو اکادمی، لکھنؤ، ۱۹۹۰؛ مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، طبع اوّل، ۱۹۹۰ء؛ طبع دوم، ۲۰۰۲ء
- مجموعۂ مقالات، **حافظ محمود شیرانی، سمینار کے مقالات**، بہار اُردو اکادمی، پٹنہ، ۱۹۸۲ء
- معین الرحمٰن، ڈاکٹر سیّد، **اُردو تحقیق یونیورسٹیوں میں**، یونیورسل بکس، لاہور، جنوری ۱۹۸۹ء
- ناز، ڈاکٹر ایس ایم، **اُردو میں فنّی تدوین**، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء
- نذیر احمد، ڈاکٹر، **تصحیح و تحقیقِ متن، شعبۂ اُردو**، بمبئ یونیورسٹی، بمبئ، ۱۹۸۸ء
- نور الاسلام صدیقی، **ریسرچ کیسے کریں؟**، شاد پبلی کیشنز، نئ دہلی، ۱۹۹۰ء
- ہاشم، سیّد محمد، **تحقیق و تدوین**، شعبۂ اُردو، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، ۱۹۷۸ء